شہد سے میٹھا نام

محمد ﷺ

تصنیفِ لطیف

شیخ التفسیر والحدیث حضرت مولانا
علامہ محمد فیض احمد اویسی رضوی قادری مدظلہ

ناشر
ادارہ تصنیفات علامہ اویسی بہاولپور

کتاب ہذا میں تاجدارِ کل کائنات امام الانبیاء والرسل حضور
سید عالم حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اسم
مبارک محمد کے فضائل وکمالات ومعجزات وبرکات،
بہترین عجائبات اور اعلیٰ نکات و لطائف کا بیان ہے

شہد سے میٹھا نامِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

تصنیفِ لطیف

شیخ التفسیر والحدیث حضرت مولانا علامہ محمد فیض احمد اویسی رضوی قادری مدظلہ

ناشر

اِدارہ تصنیفات علامہ اُویسی بہاول پور

تقسیم کار

مکتبہ اویسیہ رضویہ ملتان روڈ بہاول پور (پاکستان)

نام کتاب — شہد سے میٹھا نام محمد ﷺ

مصنف — حضرت علامہ محمد فیض احمد اویسی

تصحیح — چودھری مشتاق محمد خاں صاحب

ناشر — ادارہ تصنیفات علامہ اویسی بہاول پور

بہ اہتمام — حافظ رحیم بخش اویسی ناظم مکتبہ اویسیہ

طابع —

ضخامت — صفحات

طباعت — آفسٹ

سائز — ۱۸×۲۳/۸

بار دوم — ۱۴۰۵ھ / ۱۹۸۵ء

قیمت —— ۳۰/ روپے

علامہ اقبال مرحوم: مولوی عطاء اللہ شاہ بخاری احراری نے کہا کہ علامہ اقبال مرحوم جب حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا ذکر ہوتا یا ان سے متعلق کلام پڑھا جاتا تو چہرہ اشک بار ہو جاتا۔ حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کا ذکر ہمیشہ باوضو شخص سے سنتے اور خود ان کا نام بھی باوضو ہو کر لیتے تھے۔ حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ذکر پر اس طرح روتے جس طرح ایک معصوم بچہ ماں کے بغیر روتا ہے۔ [1]

بے ادب گستاخ: یہ تھے باادب رعایا و بادشاہ لیکن آج ایسے بے ادب، علماء کہلوانے والے پیدا ہو گئے کہ فتویٰ صادر فرما دیا کہ بحالتِ جنابت بھی درود شریف پڑھنا جائز ہے[2] کاش تعزیراتِ اسلام کا اجراء ہوتا اور فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ جیسے منتظم۔ اسلام نافذ کرنے والے زندہ ہوتے تب میں ان مفتیوں کو دیکھتا کہ ایسے فتاویٰ صادر کرتے۔ آزادی کا دور ہے جسے جو جی میں آئے کہہ دے۔ ورنہ وہ خداوندِ قدوس جو اپنے محبوب اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایسے مقامات پر بھی نام لینے کو گوارا نہیں کرتا جہاں قہر و غضب یا کسرِ شان یا مقامِ نجات ہو مثلاً ذبح کے وقت، چھینک اور انگڑائی کے وقت، اور حمام و پاخانہ وغیرہ وغیرہ۔

لیکن یہ ہیں کہ آج کل کے مفتی ازمفت کہ فتویٰ جڑ دیا کہ جنابت کے وقت درود پڑھنا جائز۔ اتنا شرم بھی نہیں کہ درود شریف فی الفور بارگاہِ رسالت میں پہنچ کر فوراً ایجاب از رسول اور خدا ہوتا ہے۔ لیکن مجبور ہیں ایسے

---

[1] ہفت روزہ لولاک، فیصل آباد صلا — [2] فتاویٰ ثنائیہ ص ۳۵۶، ج ۱

بد بخت مفتی کیوں کہ عشقِ رسول سے محروم ہیں۔ کسی نے فرمایا ہے

بے عشقِ محمد جو پڑھتے ہیں بخاری
بخار آتا ہے اُن کو بخاری نہیں آتی

قرآن مجید نے ادب سکھایا: جیسا کہ ہم نے کہا کہ حضور نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی سادے لفظوں میں لینا ممنوع ہے ایسے اللہ تعالیٰ نے ہمیں سکھایا ہے کما قال اللہ تعالیٰ:

لا تجعلوا دعاء الرسول بینکم کدعاء بعضکم بعضاً[1]

رسول کا پکارنا آپس میں ایسا نہ ٹھہرا لو جیسے ایک دوسرے کو پکارتے ہو۔

(جیسے کہتے ہو اے زید، اے عمرو بلکہ یوں ارشاد کرو۔ یارسول اللہ یا نبی اللہ۔ یا سید المرسلین، یا خاتم النبیین یا شفیع المذنبین۔ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم)

شانِ نزول: سیدنا ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ

کانوا یقولون یا محمد یا ابو القاسم فنہاہم اللہ عن ذلک اعظاماً لنبیہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا یا نبی اللہ یا رسول اللہ

یعنی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو یا محمد یا ابو القاسم کہہ کر پکارتے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی تعظیم کو اس سے نہی فرمائی۔

---

[1] پارہ ۱۸ سورۃ النور۔ آخری رکوع۔
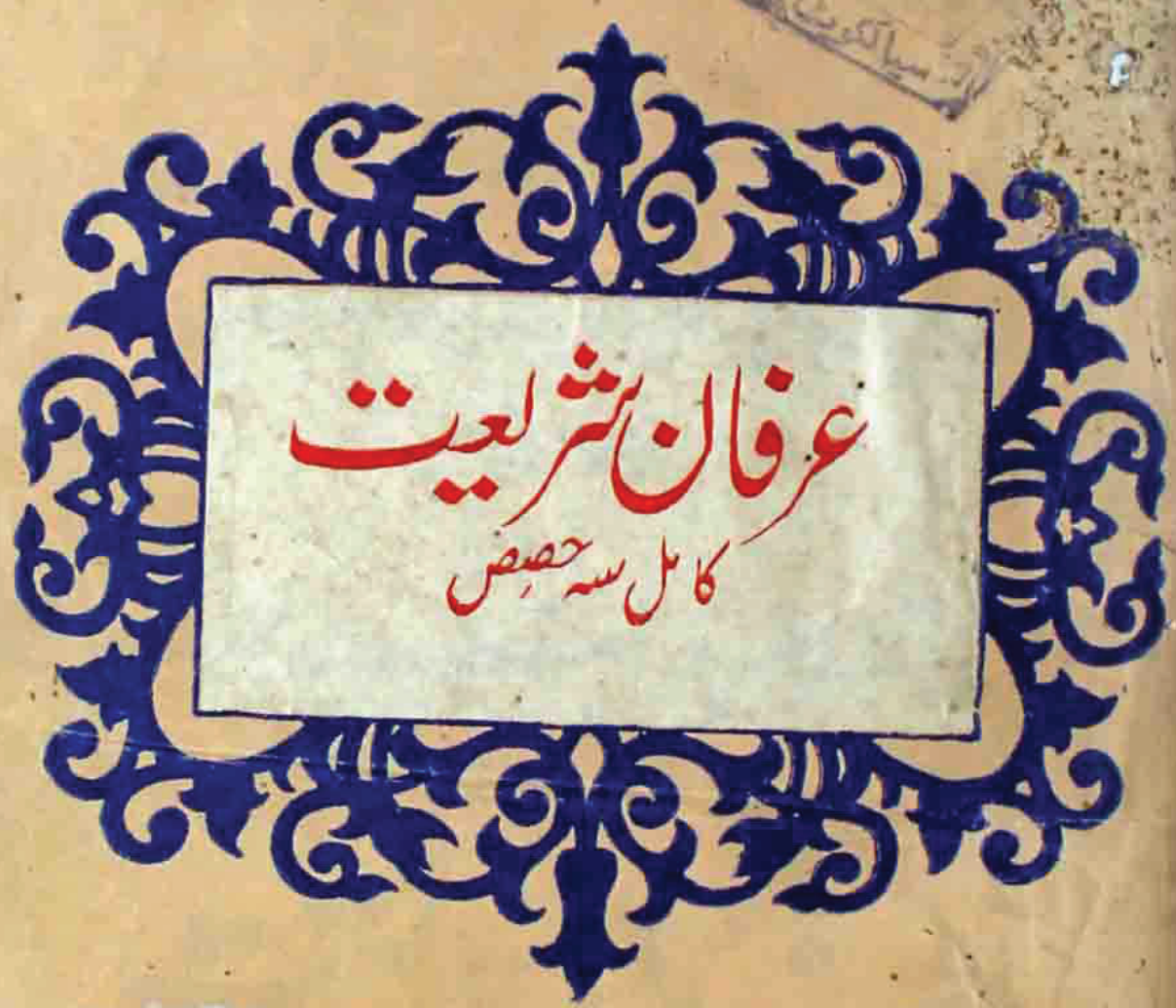
عرفان شریعت
کامل سہ حصص
مؤلفہ مجدد مایۃ حاضرہ حضرت شاہ احمد رضا خان صاحب بریلوی قدس سرہ
سُنّی دار الاشاعت علویہ رضویہ
ڈجکوٹ روڈ
لائل پور
NATIONAL BLOCK

من یرد اللہ بہ خیرا یفقہہ فی الدین

الحمد للہ

کہ مجموعہ مبارکہ جامع مسائل ضروریہ حاوی احکام شرعیہ معدن نکات لطیفہ

مخزن اسرار عجیبہ

یعنی

بعض فتاوے حضور پرنور اعلحضرت مجدد مائۃ حاضرہ رضی اللہ تعالی عنہ

مسمی بہ

عرفان شریعت

حصہ اول و دوم و سوم

جنکو مولوی محمد عرفان علی صاحب قادری رضوی بیسلپوری نے جمع کیا

الناشر: سنی دار الاشاعت علویہ رضویہ ڈجکوٹ ضلع لائلپور

قیمت ۲/۵۰

۱۹۰۰ ڈول اور نکالیں یا دو معتبر شخص کہ پانی میں نگاہ رکھتے ہوں اندازہ کر کے بتادیں کہ اس میں اتنے ڈول پانی ہے ہزار دو ہزار جتنے بتائیں اسقدر نکال دیں۔ واللہ تعالے اعلم۔

مسئلہ ۱۳: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک عورت لڑکا جنی اور نفاس سے آٹھ دن میں فارغ ہوگئی اب اس کے واسطے روزے نماز کا کیا حکم ہے اور چوڑی وغیرہ چاندی یا کانچ کی یا وہ چارپائی یا مکان پاک رہا یا ناپاک یا چالیس دن کی میعاد لگائی جائے گی۔

الجواب: یہ جو عوام جاہلوں عورتوں میں مشہور ہے کہ جب تک چلہ نہ ہوجائے زچہ پاک نہیں ہوتی محض غلط ہے خون بند ہونے کے بعد ناحق ناپاک رہ کر نماز روزے چھوڑ کر سخت کبیرہ گناہوں میں گرفتار ہوتی ہیں مردوں پر فرض ہے کہ انہیں اس سے باز رکھیں۔ نفاس کی زیادہ حد کے لئے چالیس دن رکھے گئے ہیں نہ یہ کہ چالیس دن سے کم کا ہوتا ہی نہیں ہو اس کے کم کے لئے کوئی حد نہیں اگر بچہ جننے کے بعد صرف ایک منٹ خون آیا اور بند ہوگیا عورت اسی وقت پاک ہوگئی نہائے اور نماز پڑھے اور روزے رکھے اگر چالیس دن کے اندر اندر سے خون عود نہ کرے گا تو نماز روزے سب صحیح رہیں گے۔ چوڑیاں۔ چارپائی۔ مکان سب پاک ہے فقط وہی چیز ناپاک ہوگی جسے خون لگ جائے گا بغیر اس کے ان چیزوں کو ناپاک سمجھ لینا ہندوؤں کا مسئلہ ہے۔ واللہ تعالے اعلم۔

مسئلہ ۱۴: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ اگر کسی اردو کتاب یا اخبار میں چند آیات قرآن بھی شامل ہوں تو اسکو بلا وضو چھونا یا پڑھنا جائز ہے یا نہیں۔ بینوا توجروا۔

الجواب: کتاب یا اخبار میں جس جگہ آیت لکھی ہے خاص اس جگہ کو بلا وضو ہاتھ لگانا جائز نہیں اسی طرف سے ہاتھ لگایا جائے جسطرف آیت لکھی ہے خواہ اسکی پشت پر دونوں ناجائز ہیں باقی ورق کے چھونے میں حرج نہیں۔ پڑھنا بے وضو جائز ہے نہانے کی حاجت ہو تو حرام ہے۔ واللہ تعالے اعلم۔

مسئلہ ۱۵: عمرو پر غسل جنابت یا احتلام کا ہے اور زید سامنے ملا اور سلام کہا تو اس کا جواب دے یا نہیں اور اگر اپنے دل میں کوئی کلام الٰہی یا درود شریف پڑھے تو جائز ہے یا نہیں۔ بینوا توجروا۔

الجواب: دل میں بایں معنی کہ نرے تصور میں بے حرکت زبان تو یوں قرآن مجید بھی پڑھ سکتا ہے اور زبان سے قرآن مجید بحالت جنابت جائز نہیں اگرچہ آہستہ ہو اور درود شریف پڑھ سکتا ہے مگر کلی کے بعد چاہیئے اور جواب سلام دے سکتا ہے اور بہتر یہ کہ بعد تیمم ہو کما فعلہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم

تنویر میں ہے لایکرہ النظر الیہ رای القرآن لجنب وحائض ونفساء کادعیۃ ۔ رد المختار میں ہے
نص فی الھدایۃ علی استحباب الوضوء لذکر اللہ تعالیٰ اسی میں بحر سے ہے وترک المستحب لا
یوجب الکراھۃ ۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۶: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ حالت جنابت میں اگر پسینہ آئے اور کپڑے
تر ہو جائیں تو نجس ہو جائیں گے یا نہیں ۔ بینوا توجروا۔

الجواب: نہیں کہ جنب کا پسینہ مثل اس کے لعاب دہن کے پاک ہے فی الدر المختار
سور الآدمی مطلقا ولو جنبا او کافرا طاھر وحکم العرق کسور اھ ملخصا ۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ ۱۷: کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرع متین کہ نمازی کو نماز کے اندر چادر یا رضائی سر سے
اوڑھ کر کھڑا ہونا چاہیئے یا سر سے نیچے کندھوں پر ہونا چاہیئے بعض لوگ کہتے ہیں کہ سر سے رضائی یا چادر
کا اوڑھنا عورتوں سے مشابہت ہے اور کتاب سرمایہ آخرت مسمّٰی بہ چراغ ہدایت میں رضائی یا چادر کو
سر سے اوڑھنا نمازی کے واسطے نماز کے اندر مکروہ لکھا ہے جواب میں اگر کسی کتاب کا حوالہ دیا جائے
گا اور اس مقام کے متعلق عبارت نقل کر دی جائے گی تو نہایت مناسب ہوگا ۔ بینوا توجروا۔

الجواب: چادر یا رضائی نماز میں سر سے اوڑھنا چاہیئے نماز سے باہر اختیار ہے سر سے اوڑھے خواہ
شانوں سے اس میں عورتوں سے مشابہت کہنا جہالت ہے صحیح بخاری شریف میں حضرت عبداللہ بن
عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے .... کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سر مبارک سے
چادر اوڑھی اور حضور اس وقت ناقہ پر سوار تھے ۔ جامع ترمذی میں انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے
.... رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسقدر کثرت سے کپڑا سر مبارک سے اوڑھتے کہ تیل میں ڈوب
جاتا تھا۔ معجم کبیر طبرانی میں ان دونوں صحابیوں رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے فرمایا .... کپڑا سر سے اوڑھنا ایمان والوں کی وضع ہے اور اسے نماز میں مکروہ کہنا بے اصل
وغلط ہے کتب معتمدہ میں کہیں اسکی کراہت مذکور نہیں سعید بن منصور اسناد بخاری ومسلم اپنی سنن میں
ابو العلاء سے راوی .... میں نے سیدنا امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ چادر سر سے اوڑھے
نماز پڑھ رہے تھے ہاں اسے مکروہ فرمایا ہے کہ کپڑا اسطرح اوڑھے کہ ناک یا منہ یا داڑھی چھپ جائے ۔ مراقی
الفلاح میں ہے .... معجم کبیر میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے یا رسول اللہ

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصافِ جمیلہ کمالاتِ جلیلہ
اور سیرتِ طیبہ

سرور القلوب

بذکرِ المحبوب

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

امام المتکلمین مولانا شاہ نقی علی خاں بریلوی قدس سرہٗ العزیز

۱۲۴۶ھ ——— ۱۲۹۷ھ

۱۸۳۰ء ——— ۱۸۸۰ء

والد ماجد امام احمد رضا بریلوی قدس سرہٗ

شبیر برادرز ○ اردو بازار لاہور ۲

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصافِ حمیدہ کمالاتِ جلیلہ
اور سیرتِ طیبہ

سرور القلوب

بذکر المحبوب

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

امام المتکلمین مولانا شاہ نقی علی خاں بریلوی قدس سرہ العزیز

۱۲۴۶ھ ——— ۱۲۹۷ھ

۱۸۳۰ء ——— ۱۸۸۰ء

والد ماجد امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ

شبیر برادرز ○ اردو بازار لاہور ۲

کتاب ــــــ سرور القلوب فی ذکر المحبوب
تصنیف ــــــ امام المتکلمین مولانا شاہ نقی علی خاں بریلوی قدس سرہٗ
کتابت ــــــ محمد نعیم۔ حضرت کیلیانوالہ۔ گوجرانوالہ
پیرابندی و اصلاح رسم الخط ــــــ جناب فدا حسین فدا، مدیر مہر و ماہ، لاہور
مصحح ــــــ مولانا الحاج محمد منشا تابش۔ قصوری
پیش لفظ ــــــ محمد عبد الحکیم شرف قادری
اشاعت باردوم ــــــ ۱۹۱۸ء مطبع نولکشور، لکھنو
اشاعت بارسوم ــــــ ۱۴۰۵ھ/۱۹۸۵ء
تعداد ــــــ گیارہ سو (۱۱۰۰)
ناشر ــــــ شبیر برادرز۔ اردو بازار لاہور
قیمت ــــــ
مطبع ــــــ رومی پبلیکیشنز اینڈ پرنٹرز ریتی گن روڈ لاہور

پس خدا کی تعلیم سے اسی کی طرف رجوع کرتے ہیں کہ الٰہی تیرے حبیب کے حقوق اور احسانات کا بدلہ ہم سے کچھ نہیں ہو سکتا تو ہی اپنے فضل و کرم سے ان کو جزائے خیر دے اور اپنی رحمت کاملہ اس جناب پر نازل فرما ۔

اے سید انام درود جناب تو
ورد زبان ماست مہ و سال صبح و شام
نزدیک تو چہ تحفہ فرستیم ماز دور
در دست ما ہمیں صلوٰۃ ست والسلام

تنبیہ :۔ حضرت احدیت کی اس امت پر کمال عنایت ہے کہ پیغمبر کی تعظیم کا طریقہ انھیں سکھا دیا ۔ تاکہ وہ اپنی زبان کو ادائے شکر نبوی اور تعظیم محمدی سے قاصر سمجھ کر جناب احدیت کی طرف رجوع کریں ۔ اور یہود و نصاریٰ کی طرف عقل کو دخل دے کہ ورنہ افراط و ضلالت میں نہ پڑیں ۔ اور یہ تقریر ایک قوی شبہ کو بھی دفع کرتی ہے کہ ظاہرًا امر دلالت کرتا ہے ۔ ہم درود بھیجیں اور صلین یا نصلی علی محمد کہیں تقدیر دفع کی یہ ہے کہ ہم درود بھیجنے سے عاجز ہیں اس لیے حوالہ بخدا کرتے ہیں کہ تو اپنے بندوں کی طرف سے ان پر درود نازل فرما ۔ پس ہر چند بندہ بنفسہ اس حکم کے ساتھ قیام نہیں کرتا لیکن قیام بہ دعا وطلب کہ انتہائے امکان و قدرت ہے قائم مقام قیام بنفسہ کا ہے اور اس قدر تعلق امر کے لیے کفایت کرتا ہے ۔ خلاصہ یہ کہ مصلی درحقیقت خدا ہے ۔ اور نسبت صلوٰۃ بندے کی طرف مجازًا ہے بمعنی سوال وطلب صلوٰۃ کے خدا سے اور یہی معنی اس سے مطلوب ہیں کہ اس سے زیادہ قدرت نہیں رکھتا اور تکلیف مقدور وسعت سے زیادہ نہیں ہو سکتی واللہ اعلم ۔

بحث ثالث :۔ درود پڑھنا ہر وقت اور ہر حال میں اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے ہر قدم اور ہر سانس کے ساتھ یہاں تک کہ راہ اور نہانے کی حالت میں بھی جائز بلکہ مستحب ہے

مگر اوقات مخصوصہ میں کہ جن کی خصوصیت اس امر شریف کے ساتھ کتابوں سے ثابت ہے۔ ساتھ رعایت آداب کے افضل اور بہتر ہے اور آداب یہ ہیں کہ بدن اور کپڑے نجاست حقیقی اور حکمی سے پاک کرکے اور خوشبو لگاکر یا پاس رکھ کر باوضو رو بہ قبلہ دوزانو بیٹھے اور بکمال خشوع و خضوع دل کو جناب احدیت اور حضرت رسالت کی طرف متوجہ کرے اور نام جناب باری اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بکمال تعظیم زبان پر لائے اور معانی کلمات درود کے سمجھتا جائے۔ جب کلمہ غیبت پر پہنچے بہ سبب گناہوں اور آلودگی کے آپ کو درگاہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دور جانے اور جب کلمہ خطاب پر آئے خس و خاشاک کے مانند وہاں حاضر سمجھے اور تصور اس صورت پاک کا کہ آخر عمر میں تھی۔ ذہن میں جمائے اور امتثال امر الٰہی اور ادائے حق نبوی کا قصد کرے، معاذاللہ اپنا احسان نہ سمجھے ؎

منت منہ کہ خدمت سلطان ہمی کنم
منت شناس زو کہ بخدمت بداشت تست

بلکہ اپنے اس درود پڑھنے اور اس جناب کی طرف متوجہ ہونے کو حضرت کی عنایت تصور کرے ؎

بلبل ز ادب پا ننہد در صف گلزار
تا گل بہ طلب گاری او در لب نکشاید

اور اسے اپنی اصلاح اور فلاح کا عمدہ سبب جانے اور پڑھنے کے لیے وقت معین ایک عدد متعین کرے۔ اور حتی الوسع اسے فوت نہ ہونے دے اگر احیاناً فوت ہو جائے دوسرے وقت پڑھ لے اور بعد ختم کے دعا اپنے مقاصد و مطالب خصوصاً اس وظیفہ کی بکمال الحاح و انکسار مانگے کہ امید اجابت ہے۔ اللھم وفقنا کذلک ولما تحب وترضی واجعل اٰخرنا وعاقبۃ امرنا خیرا من الاولٰی